Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یُؤتیہِ مَن یّشاءُ — عسٰی اَن یّبعثَک ربُّک مقاماً محمودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم یکشنبہ (اتوار)

یکم جمادی الاوّل سنہ ۱۳۶۹

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴/۳۸ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۲۹ھ / ۱۹ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ فروری۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:-
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال گلے کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

لاہور ۱۸ فروری۔ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

مجلس توسیع اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام مکرم سید عابد علی عابد ایم اے۔ پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور ”اردو الفاظ کی نئی تحقیق“ کے موضوع پر زیر صدارت محترم ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر ایم۔ اے، پی۔ ایچ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور بروز اتوار بتاریخ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۵۰ء بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر۔ تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں تقریر فرمائینگے۔ ارباب ذوق سے التماس ہے کہ شرکت فرما کر مستفید ہوں

کراچی ۸ فروری۔ مسٹر اسمٰعیل چندریگر منگل کے روز کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز پشاور پہنچینگے۔ اور اس روز نئے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

مسٹر چندریگر کے گورنر سرحد مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار

ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر کا بیان

لاہور ۱۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء۔ ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے ہز ایکسی لنسی مسٹر اسمٰعیل چندریگر کے گورنر صوبہ سرحد مقرر ہونے پر حسب ذیل بیان اخبارات کے نام جاری فرمایا ہے
مجھے یہ معلوم کر کے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ ہز ایکسی لنسی مسٹر اسمٰعیل چندریگر کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ اس صوبے کے لئے نئے نہیں ہیں کیونکہ مسلم لیگ کے ایک لیڈر اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کے ممبر کی حیثیت میں آپ کا تعلق کئی سال تک اس صوبے کے مسائل سے رہا۔ جب ۱۹۴۷ء میں آپ صوبہ سرحد کے لئے مسلم لیگ ریفرنڈم کمیٹی کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ تو آپ کو موقعہ پر جا کر صوبے کے مسائل کے مطالعہ کا موقع ملا۔ آپ کو افغانستان اور قبائلی علاقوں کے متعلق جو براہ راست معلومات حاصل ہیں وہ ان عظیم ذمہ داریوں کی بجا آوری میں ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ خوش قسمتی سے صوبے کے بڑے بڑے لیڈروں اور مسلم لیگ کے ورکروں سے آپ کے گہرے مراسم ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس بنا پر آپ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کے عوام کا پورا پورا تعاون حاصل کر سکیں گے۔

رائے شماری سے پہلو تہی اس بات کی دلیل ہے کہ ہندوستان کو کامیابی کی امید نہیں ہے (اکانومسٹ)

لندن ۱۸ فروری۔ لندن کے مشہور اخبار ”اکانومسٹ“ نے ”التوا“ کے زیر عنوان لکھا ہے کہ ہندوستان کشمیر میں آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کے راستے میں اسلئے رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے کہ اسے خود اپنی کامیابی کا یقین نہیں ہے۔ دونوں ملکوں کا مفاد اسی میں ہے کہ یہ معاملہ جلد سے جلد طے ہو جائے۔ لیکن بجز استصواب کے اور کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جس سے کشمیری عوام کی مرضی کا پتہ چل سکے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ ہندوستان آزاد رائے شماری کے انعقاد کو ممکن بنانے کی راہ میں روکاوٹیں ڈالتا رہا ہے حالانکہ وہ یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ کشمیری عوام کی اکثریت اسکے ساتھ ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ہندوستان یہ چاہتا ہے کہ پہلے حالات معمول پر لائے جائیں پھر رائے شماری ہو جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ ان شمالی علاقوں پر فوجی کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے جس پر آزاد فوج کا قبضہ ہے برخلاف اس کے سمجھوتہ کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اس کا بنیادی نقطہ ہی یہ ہے کہ جو علاقہ جسکے قبضہ میں ہے اس پر فی الحال اسی کا قبضہ برقرار رہے کیونکہ کوئی ایک فریق بھی چپہ بھر زمین سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے سوال یہ ہے کہ جب دونوں حکومتیں اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ اہل کشمیر کی قسمت کا فیصلہ رائے شماری سے ہی ہونا چاہیئے۔ تو پھر اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کے معنی ہیں جب فیصلہ ہونا ہی رائے شماری کے ذریعہ ہے تو پھر دیر کیوں کی جائے؟ جتنے جلدی رائے شماری ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ شمالی علاقوں پر قبضہ کسی کا رہے اسمیں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کشمیر کی بیشتر آبادی ہندوستان کے مقبوضہ علاقے میں ہی ہے۔ اخبار نے تجویز کیا ہے کہ اگر آزاد فوج کے برقرار رہنے کے متعلق سمجھوتہ نہ ہو سکے تو پھر جمعیت اقوام کو چاہیئے کہ ریاست میں بین الاقوامی فوج متعین کر دے۔

اراضی سے متعلق دعاوی پیش کرنیکی آخری تاریخ

لاہور ۱۸ فروری حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بعض مقامی افسروں نے حال ہی میں ان مہاجرین کے مفاد کی خاطر اپنے اپنے ضلعوں میں اراضی کے دعاوی قبول کرنے کی تاریخ میں توسیع کر دی ہے جو بعض وجوہ کی بنا پر ابھی تک اپنے دعاوی درج رجسٹر نہیں کرا سکے تھے۔ اس بارے میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء سے آگے تاریخ کی توسیع کسی ضلع میں نہ کی جائے۔ لیکن اگر کسی ضلع میں ۲۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء سے آگے کی کوئی تاریخ پہلے دی جا چکی ہو تو اسے بحال رکھتے ہوئے مزید کوئی توسیع کسی صورت میں نہ کی جائے

(سرکاری اطلاع)

لاہور میں وزیر تعلیم کی مصروفیات

لاہور ۱۸ فروری۔ آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تجارت و تعلیم حکومت پاکستان جو کل کراچی سے لاہور پہنچے آج لاہور کے کئی تعلیمی اداروں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ان اداروں میں سنٹرل ٹریننگ کالج سنٹرل ماڈل سکول، گورنمنٹ کالج اور ایچیسن کالج شامل ہیں۔ بیگم فضل الرحمٰن نے کوئین میری کالج کا معائنہ کیا۔

محکمہ آبپاشی کے ٹھیکیداروں کی طرف سے پر زور احتجاج

لاہور ۱۸ فروری۔ بمبانوالہ راوی بیدیاں فیڈر پراجیکٹ کے ٹھیکیداروں کی طرف سے ”اریگیشن کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن“ کے سیکرٹری چوہدری شریف احمد نے آج ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس اہم ترین پراجیکٹ پر کام جلد از جلد ختم ہو جانا چاہیئے۔
لیکن افسران متعلقہ کی طرف سے ٹھیکیداروں کے راستے میں بعض ایسی رکاوٹیں پیدا کر دی گئی ہیں کہ جن کی بنا پر ان کے لئے کام کو جاری رکھنا دن بدن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ گذشتہ دو ماہ سے ٹھیکیداروں کو کام کے عوض میں رقوم کی ادائے گی نہیں کی گئی ہے۔ نیز انہوں نے اپنی مشکلات کو رفع کرنے کے سلسلے میں جو مطالبات پیش کئے ہیں۔ ان کے متعلق عرصہ سے لیت و لعل برتی جا رہی ہے۔ چوہدری شریف احمد نے بعض افسران کے ہتک آمیز سلوک کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ٹھیکیداروں کے جائز مطالبات پر جلد سے جلد غور کر کے ان کی مشکلات کو رفع کرنے کی کوشش کرے تا اس اہم ترین پراجیکٹ

”غازی“ کی اشاعت پر سے پابندی ہٹالی گئی

لاہور ۱۸ فروری۔ گورنر پنجاب نے روزنامہ غازی کے خلاف حکم مجریہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء واپس لے لیا ہے۔ جس کی رو سے اخبار کی اشاعت تین ماہ کے لئے بند کر دی گئی تھی حکومت پنجاب کو توقع ہے کہ اخبار آئندہ ایسے مضامین کی اشاعت سے اجتناب کرے گا۔ جن سے مملکت پاکستان میں امن و امان کے قیام میں خلل ڈالنا یا نظم و نسق سے بیزاری پیدا کرنا مطلوب ہو۔ ہر کام خاطر خواہ طریق پر انجام پاتا ہے (اسٹاف رپورٹر)

(سرکاری اطلاع)

یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بروز سوموار مورخہ ۲۰ فروری کو ٹھیک سات بجے شام تعلیم الاسلام کالج میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوگا۔
تمام احباب سے درخواست ہے کہ نہ صرف خود وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ بلکہ اپنے غیر احمدی اور غیر مبائع دوستوں کو بھی ساتھ لائیں۔ تاکہ وہ بھی اس عظیم الشان پیشگوئی کی حقیقت سے واقف ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۹؍ فروری ۱۹۵۰ء

امتی نبی

مسلمانوں کا قریباً ہر فرقہ مانتا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائینگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے اسلام کو دنیا میں غالب کریں گے۔ آپ کی آمد کے متعلق بہت سے تفصیلی اختلاف ہونے کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت اس عقیدہ پر قائم ہے۔ صرف بعض نو تعلیم یافتہ اصحاب ہیں جو نہ صرف ابن مریم علیہ السلام کی آمد سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ الامام المہدی کی آمد کا بھی انکار کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں برعظیم ہند میں یہ خیال سر سید احمد مرحوم نے ظاہر کیا۔ اور بہت سے تعلیم یافتہ لوگ اب بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی ابن مریم یا الامام المہدی نہیں آئیگا۔ ان آخر الذکر لوگوں کے نزدیک کسی آنے والے کے انتظار نے مسلمانوں کو کاہل بنا دیا ہے۔ اور وہ نچنت ہو کر بیٹھ گئے۔ کہ ہمیں تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب یہ بزرگ تشریف لائیں گے۔ تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔ یہاں ہم اس دلیل کا حسن و قبح بیان کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک فریق ایسا ضرور موجود ہے۔ جو کسی آنے والے کا قائل نہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے بھی قائل ہیں۔ کیونکہ جب انہوں نے دوبارہ آنا ہی نہیں تو وہ ضرور وفات پا چکے ہوں گے۔ چنانچہ سر سید مرحوم نے نقلی اور عقلی دلائل سے وفات مسیح کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس پر بہت سے رسالے انہوں نے اور ان کے ہمخیالوں نے تصنیف فرمائے ہیں۔ ان کی غرض اس سے یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلمان کسی آنے والے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہیں بلکہ اپنی ہمتوں سے کام لیں اور اپنی موجودہ بدحالی کو دور کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کریں۔

سر سید احمد مرحوم کے ہمخیالوں کو اور بعض دوسرے تعلیم یافتہ لوگوں کو جو آمد مسیح کے قائل ہیں چھوڑ کر باقی تمام مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام دنیا میں آئینگے اور امتی کی حیثیت سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ اور خنزیروں کو ہلاک کرینگے وغیرہ وغیرہ

جو لوگ ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونگے لیکن وہ نبی بھی رہیں گے۔ لیکن ان کی نبوت ان سے چھینی نہیں جائے گی۔ اگرچہ علمائے متقدمین اور متاخرین دونوں کا اس مسئلہ پر بھی اختلاف ہوتا رہا ہے۔ کہ آیا آپ نبی رہیں گے یا نہیں چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب دنیا میں آکر بطور امتی اسلام کے غلبہ کی کوشش کریں گے تبی نہیں ہوں گے۔ وہ کافر ہیں۔ علامہ مذکور کے علاوہ بہت سے دیگر مسلمہ علمائے حق نے بھی یہی کہا ہے۔ اور انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ جب وہ آئیں گے۔ تو وہ غیر تشریعی نبی ہوں گے۔ یعنی وہ قرآنی شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گے بلکہ اس کی ہی اشاعت فرمائیں گے۔

بہرحال وہ تمام مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق اس سے دو تین باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ابن مریم علیہ السلام اپنی دوسری آمد میں بھی نبی ہونگے۔ اور دوسری یہ کہ آپ شریعت قرآنی کے پابند ہونگے یعنی آپ امتی نبی ہوں گے۔

چنانچہ اسی بات کو بیان کرنے کے لئے معاصر "آزاد" نے ۱۷؍ فروری ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں ایک شذرہ میں لکھا ہے

(۱) "کیا محمد رضا شاہ ایران کی آمد سے خواجہ ناظم الدین ہمارے شاہ نہیں رہیں گے۔؟

(۲) کیا شاہ ایران پاکستان میں بھی بادشاہ ہونگے؟

(۳) کیا پاکستان میں آجانے کے بعد رضا شاہ ایران کے بادشاہ نہیں رہیں گے؟

جواب بالکل صاف اور سادہ ہے۔ محمد رضا شاہ پہلوی پاکستان میں ہوتے ہوئے بھی شاہ ایران ہی رہیں گے گو پاکستان کے شہری ہونگے۔ اور ان کی آمد کی وجہ سے ہمارے کسی حاکم کی کوئی توہین یا اختیارات میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ بالکل اسی طرح حضرت عیسےٰ نبی اللہ آئیں گے۔ اور ضرور آئیں گے۔ اور اس حیثیت سے آئیں گے کہ وہ اسرائیل کے نبی ہونگے اور آنحضرت صلعم کے امتی۔ اگر شاہ ایران کی پاکستان میں آمد پر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل ہی رہتے ہیں۔ تو حضرت عیسےٰ کی آمد پر بھی حضور نبی اکرم خاتم النبیین ہی رہیں گے۔ اور حضرت عیسےٰ حضور کے امتی بن کر آئیں گے۔" (آزاد)

ہم اس مثال کی غلطیاں بعد میں بتائیں گے۔ لیکن اس عبارت سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان تمام مسلمانوں کا عقیدہ جو ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں یہی ہے کہ وہ اپنی دوسری آمد میں نبی بھی ہوں گے اور امتی بھی۔ یعنی آپ باوجود نبی ہونے کے شریعت محمدیہ کے پابند ہوں گے۔ گویا ہمارے سوا جو مسلمان آمد مسیح کے قائل ہیں ان کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ ابن مریم علیہ السلام کی حیثیت اپنی آمد ثانی میں دوگونہ ہوگی۔ یعنی ایک پہلو سے آپ نبی ہوں گے اور ایک پہلو سے آپ امتی یعنی جب بھی آپ دنیا میں تشریف لائیں گے آپ باوجود امت اسلامیہ میں شامل ہونے کے نبی بھی ہونگے۔ آپ کی نبوت سلب نہیں ہوگی۔ جس طرح رضا شاہ پہلوی کے ورود پاکستان سے ان کی بادشاہی سلب نہیں ہوتی۔ اور وہ جس طرح داخل پاکستان ہو کر باوجود پاکستان کا شہری ہونے کے بادشاہ بھی رہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی باوجود امتی ہونے کے نبی بھی رہیں گے۔ بعینہ ہم احمدی بھی یہی مانتے ہیں کہ آنے والا امتی بھی ہوگا۔ اور نبی بھی۔ یعنی ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں جو آمد مسیح کے قائل ہیں کیا فرق ہے۔ فرق اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ ہم نے ایک شخص کو مان لیا ہے کہ آنے والا وہی ہے جسکا وعدہ دیا گیا ہے اور دوسرے مسلمان نہیں مانتے۔ دونوں میں یہ فرق ہے اور بس۔ جب دوسرے مسلمانوں کے خیال کے مطابق حقیقی ابن مریم نازل ہوں گے تو ضروری ہے کہ ان کے آنے پر بھی یہی دو گروہ بن جائیں۔ کیا ایسی صورت میں خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ جائیگی جیسا کہ "آزاد" سمجھتا ہے۔ اس کا جواب یہی دیا جائے گا۔ جیسا کہ آزاد نے دیا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

آج ہے یوم مصلح موعود

(از جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی)

شور ہے اک ملاء اعلیٰ پر — ہر فرشتہ کی ہے زباں پہ درود
ہے جہاں تک خیال کی پرواز — ہر فرشتہ پڑا ہے سر بسجود
ہوش میں آ رہی ہے بے ہوشی — ہو گئے چاک پردہ ہائے ربود
آسماں سے ہے قدسیوں کا نزول — ہو رہا ہے ملائکہ کا ورود
ایک تانتا بندھا ہوا ہے آج — فوج در فوج ہے نزول مسعود
پھر ہے زور کشوف و الہامات — کھل گیا باب آسمانِ کبود
بے خبر کچھ خبر بھی ہے تجھ کو — کیوں مزین ہے آج بزم شہود
کس کی تکریم کے لئے اترے — آسماں سے ملائکہ کے جنود
اس شہنشاہ کا ہے استقبال — اس کی آمد کی ہے خوشی مقصود
جس اولوالعزم کی توجہ سے — گر پڑے ٹوٹ کر بتانِ جمود
جس کو حاصل ہے منصب عالی — جس کو کہتے ہیں مصلح موعود
مظہر ذوالجلال والاکرام — مظہر الحق والعلاء محمود
ہے جلال الٰہی کا موجب — ہے جمالِ خدائے ربّ ودود
آپ کی ذات میں ہوئی پوری — تھی جو پیشگوئی مولود
یوسف ثانی و سلیماں جاہ — ابن یعقوب و وارثِ داؤد
واقف رازہائے غم فانی — کاشفِ سِرّ بزمِ ہست و بود
مٹ گئے نقشہائے لہو و لعب — جل اٹھے پردہ ہائے رقص و سرود
ایک ہی برج میں ہیں شمس و قمر — جمع ہیں آج شاہد و مشہود
انعکاس و تعینات نہ پوچھ — عکسِ احمد ہے جلوۂ محمود
کامیابی کا موقعہ نہ دیکھے گی — لاکھ طوفاں اٹھائے چشم حسود
ہاں مگر ان کی سعی لاحاصل — ایسی ہے جیسے آتشِ بے دود
ان کے کاموں کو کر گئے ناکام — بغض و کینہ عداوتِ بے سود
گھٹ رہے ہیں وہ حوصلوں کی طرح — بڑھ رہی ہے جماعتِ محمود
یہ دوشنبہ بڑا مبارک ہے — مل گیا آج کعبۂ مقصود

آج ہے بیس فروری کا دن
آج ہے یوم مصلح موعود

حضرت مصلح موعود کی حضرت مسیح سے مماثلت

واقفین زندگی کی جماعت

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ اسلام بلاد عربیہ و انگلستان)

اشتہار مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باعلام الٰہی مصلح موعود کی پیشگوئی شائع کی جوان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں فضل و احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔"

پھر فرمایا۔ "اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے۔"

مندرجہ بالا سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی درج کی گئی ہے۔ اس میں اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی پیدائش اور اس کے صفات مندرجہ پیشگوئی سے متصف ہونے کا ایک ایسا بے نظیر نشان عطا کیا جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام مخالفین عاجز رہے اور وہ ایک ایسا نشان ہے جو تا قیامت ایک زندہ نشان کے طور پر رہے گا۔ کیونکہ مصلح موعود کا مطابق پیشگوئی پیدا ہونا پھر اس کا ان صفات عالیہ مندرجہ پیشگوئی سے متصف ہونا اور ان سب باتوں کا بذریعہ کتب و تفسیر قرآن وغیرہ محفوظ ہو جانا اس کے تا قیامت زندہ نشان رہنے کی کافی ضمانت ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے واضح ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ . . . . بنصرہ العزیز ہی تھے۔ کیونکہ پیشگوئی میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ۔

"وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت سے ہوگا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار مؤرخہ ۱۸۸۸ء میں یہ بالتصریح فرمایا تھا کہ خدا نے بشارت دی ہے کہ:-

"ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔"

نیز فرمایا۔ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔"

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام محمود اور بشیر ثانی نہیں رکھا گیا تھا اس لئے آپ کا مصلح موعود ہونا ظاہر تھا۔ لیکن باوجود اس کے آپ نے نہ چاہا کہ آپ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کریں جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۴ء میں آپ پر بذریعہ رؤیا ظاہر نہ کر دیا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

مصلح موعود کے متعلق الہامات میں یہ ذکر تھا کہ اسے مسیحی نفس دیا جائے گا اور اس کی مسیح سے مشابہت ہوگی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ:۔

"بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶ ۱۸۹۱ء)

مصلح موعود اور حضرت مسیح علیہما السلام میں جو مشابہتیں پائی جاتی ہیں انہیں یہاں تفصیل سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں اس مضمون میں صرف ایک مشابہت کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک بہت بڑا کارنامہ قرآن مجید میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے مادہ پرست دنیا دار یہودیوں میں سے ایک ایسی جماعت پیدا کی جن کی نظروں میں دنیا ایک حقیر شے بن گئی اور تمام مادی زنجیروں کو توڑ کر وہ آسمانی پرندے بن گئے۔ انہوں نے دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور آسمانی پرندوں کی طرح خدا پر توکل کرتے ہوئے دین حق کی تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ اسی جماعت کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان پر آیت انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر میں کیا گیا ہے اور اس زمانہ کی مادہ پرستی اور الحاد و بے دینی کے پیش نظر مسیح علیہ السلام نے ان واقفین کی جماعت کو اپنی صداقت کی دلیل گردانا ہے۔ اور اسی بات کو حضرت مسیح علیہ السلام نے انجیل میں اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا ہے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے۔ تم میں سے ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے۔ اور پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو۔" (متی ۶/۲۵-۲۶)

اور جب اس نے اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو ان سے کہا:۔

"نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی۔ نہ پیسے۔ نہ راستہ کیلئے جھولی لینا نہ دو دو کرتے اور نہ جوتیاں۔ نہ لاٹھی۔" (متی ۱۰/۹)

پس جیسے مسیح علیہ السلام نے ایسے واقفین کی ایک جماعت تیار کی تھی جس نے ان کے دین کی اشاعت کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس مادیت اور الحاد و دہریت کے زمانہ میں مصلح موعود کے ذریعہ واقفین کی ایک بڑی جماعت تیار کروائی جو اطراف عالم میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے آخری پیغام کو جو قرآن مجید کی صورت میں نازل ہوا دنیا کو پہنچا رہی ہے۔ جو کام حکومتوں اور کروڑوں مسلمانوں سے نہ ہو سکا یہ جماعت اس کو سرانجام دے رہی ہے۔ اس وقت ۶۵ واقفین دنیا کے مختلف بلاد و امصار میں مقیم ہیں اور تاریک دلوں کو نور اسلام سے منور کر رہے ہیں۔ اور کئی واقفین اور ہیں جو اس انتظار میں کمربستہ تیار بیٹھے ہیں کہ کب حکم ہو تو وہ دنیا کے کونوں تک اڑ کر پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سینکڑوں اشخاص اپنے نام بطور واقفین پیش کر چکے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی اس زمانہ میں اور جماعتوں میں تلاش کرنا بے سود ہے تمام مسلمان انگشت بدنداں ہیں کہ جماعت احمدیہ نے تبلیغ کا وسیع جال کیسے پھیلا دیا۔ اور باوجود مخالفت کے وہ جماعت کے اس کارنامہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہیں اور کیا اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ مصلح موعود کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی بلفظہٖ پوری نہیں ہوئی؟ کیا کوئی ہے جو ان حقائق کا انکار کر سکے؟

یوم مصلح موعود

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے امسال یوم مصلح موعود منانے کیلئے ۲۰ فروری سوموار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام جماعتہائے احمدیہ اس دن اپنی اپنی جگہوں پر جلسے منعقد کریں۔ راہنمائی کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں ان پر تقاریر کرائی جا سکتی ہیں

(۱) پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف اور تحریرات (۲) پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت (۳) پیدائش مصلح موعود کیلئے تاریخ کی تعیین اور دیگر علامات (۴) حضرت مصلح موعود کے بارے میں کتب سابقہ۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ کی رو سے وضاحت و تعیین۔ (۵) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے دلائل۔ (۶) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارنامے۔

"ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے"

اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ــ پیشگوئی مصلح موعود

آج سے چونسٹھ ۶۴ برس قبل کی ایک پیشگوئی جو لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے!

(خورشید احمد)

الہامات حضرت مسیح موعودؑ میں موعود فرزند کی بشارت

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جو اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"بالہام اللہ تعالےٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (جل شانہٗ و عز اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔...... اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیا۔

اس کے بعد ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں فرماتے ہیں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے۔ کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جائے۔ اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیحؑ اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائیبل میں لکھا گیا ہے۔ جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح و قدح کے یہ بھی منقول ہے۔ کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا۔ اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا تھا۔ جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اسکو آرام ملتا تھا۔ اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی۔ تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اور بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی۔ تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدٌ من الناس ہے۔ دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ و احسانہٗ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

موعود فرزند کی پیدائش کے لئے نو برس کی میعاد

اسی اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں حضور فرزند کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

اسی طرح ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں:

"واضح ہو۔ کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے۔ کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو۔ کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اسکی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے۔ کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

ایک اور اشتہار "اشتہار محک اخیار و اشرار" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولّد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔"

اسی اشتہار میں ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"اب تولّد فرزند موصوف کی بشارت غیب محض ہے نہ کوئی حمل موجود ہے۔ تا ارسطو کے ورثہ یا جالینوس کے قواعد حمل دانی بالمعارضہ پیش ہو سکیں۔ اور نہ اب کوئی بچہ چھپا ہوا ہے تا وہ مدت کے بعد نکالا جاوے بلکہ نو برس کے عرصہ تک خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔"

"بشیر ثانی" اور "محمود" مصلح موعود ہی کے نام ہیں

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جو سلسلے کی تاریخ میں سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہ سبز کاغذ پر طبع ہوا تھا۔ اس کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔ الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ دیکھو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اسکی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اسکی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔"

اسی اشتہار کے صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں:-

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک ہے وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

مندرجہ بالا دونوں حوالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جس عظیم الشان صفات کے حامل لڑکے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نو برس کی میعاد مقرر فرمائی تھی۔ اور جس کا ذکر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء

والے اشتہار میں کہا گیا تھا۔ اس کا ایک نام بشیر ثانی اور دوسرا نام محمود بھی ہے"

مندرجہ بالا ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ امور واضح ہو جاتے ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت دی جو "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" "صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا" اور جو "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" لوگوں پر ظاہر کریگا

(۲) "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا"

(۳) موعود فرزند کا ایک نام دوسرا بشیر اور دوسرا نام محمود بھی ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیدائش

یہ موعود فرزند ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اطال اللہ بقاءہ واطال شموس ملا ضحہ ہیں۔ جو ۹ برس کی مقررکردہ میعاد کے اندر یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ پیدا ہوئے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مصلح موعود کی پیدائش کا اعلان

ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مواقع پر اعلان فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۹ برس کے اندر جس موعود فرزند کی بشارت دی گئی تھی وہ ۱۲ جنوری ۸۹ء کو پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حضور اپنی کتاب سراج منیر میں اعلان فرماتے ہیں

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے (حاشیہ) سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا"

اسی طرح حضور تریاق القلوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ کے اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہونگے

پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا۔ جو اس سے بے خبر ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے"

حقیقۃ الوحی میں بھی حضور اعلان فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا۔ تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بار بار ان کو کہا گیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے"

مصلح موعود کی تمام علامات پوری ہو چکیں

اس عظیم الشان پیشگوئی میں جو اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ناقابل تردید ثبوت۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ مصلح کی جو جو علامتیں بیان کی گئی تھیں۔ وہ سب کی سب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو چکی ہیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ حضور کا نام "زمین کے کناروں تک شہرت" پا چکا ہے۔ حضور کے خدام دنیا کے کونے کونے میں آپ کے آقا و مطاع محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کر رہے ہیں۔ اور "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر تمام علامات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو کر پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہی ہیں۔ کہ آنے والا آچکا ہے! الحمد للہ ثم الحمد للہ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۷-۸-۹ اپریل (جمعہ ہفتہ اتوار) کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجلس مشاورت امسال ۷-۸-۹ شہادت ۱۳۲۹ھش مطابق ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۵۰ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ہوگی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلد نمائندگان کی اطلاع دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ جب سے امریکہ سے تشریف لائے ہیں۔ مختلف عوارضات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ سر کے جس پھوڑے کا اپریشن کرانا پڑا تھا اسے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ مگر عام صحت تاحال تسلی بخش نہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ مختلف مقامات پہ دردیں ہوتی رہتی ہیں۔ مصنوعی ٹانگ لگانے کے سلسلے میں بھی ابھی کئی روکیں حائل ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں بالعموم اور بزرگان سلسلہ سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ مکرم صوفی صاحب کی صحت کاملہ اور دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درد دل سے التزاماً دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد)

بسلسلہ یوم مصلح موعود احمدی خواتین لاہور کا جلسہ

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک عظیم الشان جلسہ شان مصلح الموعود پر بروز اتوار ۲۰ فروری بوقت ایک بجے دوپہر بمقام رتن باغ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ سب بہنوں سے شمولیت کی درخواست ہے اور تمام احمدی برادران کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ وہ اپنی مستورات کو اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ضرور تاکید کریں۔

امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایس۔وی اور جے۔وی اساتذہ اور ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو احباب اپنے قومی سکول میں خدمت کرنے کے خواہاں ہوں وہ مجھے اطلاع دیں۔ تا تعلیمی سال کے شروع ہوتے ہی (اپریل ۱۹۵۰ء) انکو بلایا جا سکے۔

خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر ٹی۔آئی ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ تین ہفتہ سے بخار عفونت، درد گردہ اور بخار شدید بیمار ہیں۔ حالت تسلی بخش ابھی تک نہیں ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں بغرض تبلیغ سندھ میں ہوں اور گھر کے لوگ کراچی میں ہیں۔ ان حالات میں سخت پریشان ہوں۔ تمام احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سید محمد علی سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی سندھ

بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ذیل میں ان جماعتوں اور سیکرٹریان مال کے نام درج کئے جا رہے ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ مئی ۱۹۴۸ء تا آخر جنوری ۱۹۴۹ء تک چندہ عام، حصہ آمد۔ اور چندہ مستورات کے چندے مطابق بجٹ پورے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدیداران مال کو خصوصی طور پر زیادہ عمدگی سے خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حلقہ	نام جماعت	نام سیکرٹری صاحب مال	حلقہ	نام جماعت	نام سیکرٹری صاحب مال
سیالکوٹ	سیالکوٹ چھاؤنی	لفٹیننٹ صاحب دین صاحب	سرگودھا	روڈہ	حافظ ابوذر صاحب
"	گھنوکے ججہ	حکیم محمد رشید صاحب	"	مڈھالی	فضل الرحمن صاحب
"	پسرور	محمد عبد اللہ صاحب عرب	گجرات	ڈنگہ	حافظ احمد الدین صاحب
"	بہلول پور	چوہدری مبارک احمد صاحب	"	چک سکندر	بابو محمد عبد اللہ صاحب
"	نارووال	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	"	سرائے عالمگیر	میاں کرامت الدین صاحب
"	رنگے پور	حاجی برکت علی صاحب	"	حبوکے	بابا محمد حسن صاحب
"	چندرکے منگولے	حاجی اللہ بخش صاحب	"	آڑہ	مستری نواب الدین صاحب
"	ساہووال ملوکے	چوہدری جلال الدین صاحب	جہلم	جہلم	مستری عبد الرحیم صاحب
"	ڈنڈپور کھرولیاں	حکیم عطاء الرحمن صاحب	"	کالا گوجراں	میاں عبد القیوم صاحب
"	گوکل چورہ گلوٹیاں	میاں عبد اللطیف صاحب	راولپنڈی	مری	بابو محمد حنیف صاحب
لاہور	مزنگ	سید محمد صدیق صاحب ہاشمی	کیمبل پور	کیمبل پور	پیر عبد الرحمن صاحب
"	لاہور چھاؤنی	شیخ محمد شفیع صاحب	"	میانوالی	قریشی محمد شفیع صاحب
"	چک علی پور شمس آباد	چوہدری [illegible] الدین صاحب	"	بھکر	چوہدری فضل احمد صاحب
"	دہلی موچی دروازہ	میاں عبد الواحد صاحب	"	مانسر کیمپ	عبد اللطیف صاحب نصرت
"	دھرم پورہ	بابو عبد الواحد صاحب	سرحد	نوشہرہ چھاؤنی	مرزا حاجی اللہ دتہ صاحب
"	قصور	مرزا محمد صدیق صاحب	"	رسالپور "	بابو رشید احمد خان صاحب
"	جیل روڈ مینٹل ہسپتال	علی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں	ڈیرہ غازیخاں	مولوی محمد عثمان صاحب
شیخوپورہ	کرم پورہ	چوہدری غلام حیدر صاحب	ملتان	اوچ	حکیم محمد افضل صاحب فاروقی
"	مریدکے	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد	"	لودھراں	صادق محمد خان صاحب
"	چک ۵۸ / ۶	چوہدری نور احمد صاحب	"	چک ۱۶۳ / ۱۰ آر	میاں عطاء اللہ صاحب
گوجرانوالہ	بقاپور	مولوی محمد سعید صاحب نمبردار	"	چک ۱۴۹ / 10 R	چوہدری نواب الدین صاحب
"	تولیکی کامونکے	نصر اللہ خان صاحب	"	احمد پور شرقیہ	چوہدری نذیر احمد صاحب
"	رسول نگر	ڈاکٹر محمد بخش صاحب	"	دیناپور	شیخ محمد اسلم صاحب
"	سیکھاں چک	چوہدری عبد الغنی صاحب	منٹگمری	اوکاڑہ	چوہدری حاکم علی صاحب
لائلپور	چک ۱۲۵ رکھ چنڈ والا	چوہدری عطاء الٰہی صاحب	"	چک ۹۶ / ۱۲ ایل	چوہدری فتح محمد صاحب
"	تلونڈی چک ۱۲۸ گ ب	چوہدری فضل الدین صاحب	"	سکھر	قریشی عبد الرحمن صاحب
"	چک ۶۴۴ گ ب	میاں جمال الدین صاحب	"	کوٹ احمدیاں	چوہدری غلام قادر صاحب
جھنگ	ربوہ	قریشی محمد اکمل صاحب	"	نور کوٹ احمدیاں	دین محمد صاحب
"	چنیوٹ	شیخ محمد حسین صاحب	"	سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی	ملک مشتاق عالم صاحب
"	چک ع ۱ ڈھگانہ	چوہدری امیر الدین صاحب	"	شریف آباد فارم	چوہدری تاج الدین صاحب
"	احمد نگر	بابو فقیر علی صاحب	"	چک ۲۱ [illegible]	چوہدری محمد شفیع صاحب
سرگودھا	خوشاب	مولوی حافظ عبد الکریم صاحب			
"	مجوکہ	حافظ غلام حسین صاحب			

نظارت بیت المال

آپ کونسی جنّت چاہتے ہیں؟

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حساب لیتے ہوئے فرمائے گا۔ "میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ میں ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑے نہیں پہنائے۔

اس وقت بندہ حیران ہو کر کہے گا۔ یا اللہ حضور تو کبھی بھوکے نہ تھے جو میں کھانا کھلاتا۔ کبھی پیاسے نہ تھے جو میں پانی پلاتا۔ کبھی ننگے نہ تھے جو میں کپڑے پہناتا اور یہ ہو کیسے سکتا تھا کہ حضور بھوکے ہوتے۔ یا پیاسے ہوتے یا ننگے ہوتے اور مجھے چین بھی آجاتا اگر ایسا ہوتا تو میں اپنے تمام ذرائع استعمال کر لیتا خواہ مجھے اپنے تمام اموال خرچ کرنے پڑتے۔ خواہ مجھے اپنی تمام عزتیں قربان کرنا پڑتیں۔ میں حضور کو ضرور علم ہوتے بہ کھانا۔ ہاں نہایت عمدہ کھانا کھلاتا۔ نہایت میٹھا اور صاف پانی پلاتا اور نہایت عمدہ پوشاک پہناتا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کیا تمہارے پاس کبھی کوئی بھوکا نہیں آیا تھا؟ کیا تمہارے پاس کبھی کوئی پیاسا نہ آیا تھا؟ کیا تمہارے پاس کبھی کوئی ننگا نہ آیا تھا؟ بندہ کہے گا ایسے تو کئی لوگ آئے۔ جو بھوکے بھی تھے۔ جو پیاسے بھی تھے۔ جو ننگے بھی تھے لیکن وہ تو انسان تھے۔ کما اور کھا سکتے تھے۔ میں انہیں اپنے اموال سے کیوں کچھ دیتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ جب تمہارے پاس کوئی بھوکا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا۔ اور جب تمہارے پاس کوئی پیاسا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا۔ اور جب تمہارے پاس کوئی ننگا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا۔ تم نے اس وقت جب میں بھوکا تھا کھانا نہ کھلایا۔ اس وقت جب میں پیاسا تھا پانی نہ پلایا۔ اس وقت جب میں ننگا تھا کپڑے نہ پہنائے تو اب کس منہ سے میری محبت کے طلبگار بنتے ہو جاؤ باغوں والی جنّت میں چلے جاؤ میری محبّت کی جنّت سے حصہ نہیں مل سکتا۔

کیا یتیم سے زیادہ بھوکا۔ یتیم سے زیادہ پیاسا۔ یتیم سے زیادہ ننگا کوئی ہو سکتا ہے؟ آپ کونسی جنت چاہتے ہیں۔ یتامیٰ کی دیکھ بھال کیلئے صدر انجمن نے ایک "مد یتامیٰ" قائم کی ہوئی ہے۔ جو احباب اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں اپنا روپیہ "بمد یتامیٰ" بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بھجوا سکتے ہیں

نظارت بیت المال ضلع جھنگ

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اگر اپنے بچوں کو آپ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے سکول میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ تو تعلیمی سال کے شروع میں ہی بھجوادیں۔ نیز حتی الوسع جماعت نہم میں صرف اور صرف اپنی بچوں کو بھجوائیں۔ جنہوں نے جماعت نہم میں سال ضائع نہیں کیا اور جو ہماری جماعت دہم کے ساتھ چلنے کے قابل ہوں۔ آئندہ میں ہر نئے طالب علم کا امتحان لوں گا۔ اگر جماعت دہم کے معیار پر لڑکا اترا تو اسے داخل کروں گا۔ ورنہ جماعت نہم میں اسے ایک سال اور رہنا پڑے گا۔ مجھے احباب سے یہ شکوہ ہے کہ امسال جو کلاس دہم یونیورسٹی کا امتحان دے رہی ہے اس میں سے نصف تعداد ان طلبا کی ہے جو اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۴۹ء میں داخل ہوئے اور ان میں سے اکثریت ایسی ہے۔ جنہوں نے نہم میں سارا سال ضائع کیا اور جماعت دہم میں اپنے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی موجب تکلیف رہے۔ بعض والدین نے بھی بھیجتے وقت صداقت سے لکھا تھا کہ "بچہ بہت کمزور ہے لیکن اساتذہ کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں" بے شک یہ قومی سکول ہے۔ مگر احباب پر ایک ذمہ داری ہے کہ وہ اس مقدس سکول کی عزت پر آنچ نہ آنے دیں۔ اسلئے میری درخواست ہے کہ اچھے محنتی بچوں کو بھی یہاں بھجوایا کریں۔

(خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر چنیوٹ)

انسپکٹران بیت المال کیلئے

تمام انسپکٹران بیت المال کی اطلاع یابی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے ہفتہ واری کارگذاری کی رپورٹیں وقت پر آنی چاہئیں اور اپنے دستخطوں کے نیچے تاریخ ڈالی جاوے۔ ہر رپورٹ ہفتہ کے دو دن بعد تک دفتر بیت المال میں پہنچ جانی چاہیئے

(نظارت بیت المال)

سندھ یونیورسٹی سپورٹس میں احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

سندھ یونیورسٹی کے حالیہ ورزشی مقابلہ میں میرے چھوٹے بھائی سید منور احمد شاہ بخاری ولد سید غلام حسین صاحب، کو خدا کے فضل سے شاندار کامیابی حاصل ہوئی عزیز منور نے تین کھیلوں میں سندھ یونیورسٹی کے پرانے ریکارڈ توڑ کر نئے ریکارڈ قائم کر دیئے ہیں۔ تفصیل جملہ کامیابی مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) جیولن تھرو میں اول۔ فاصلہ ۱۳۹ فٹ دس انچ دتالیس فٹ کے فرق سے پرانا ریکارڈ توڑا)

(۲) ڈسکس تھرو میں اول۔ فاصلہ ۹۰ فٹ تین انچ دو فٹ تین انچ کے فرق سے گذشتہ سال کا پرانا ریکارڈ توڑا)

(۳) پندرہ سو گز کی دوڑ میں اول — وقت چار منٹ، ۹، ۵۶ سیکنڈ ۲½ سیکنڈ سے پرانا ریکارڈ توڑا)

(۴) آٹھ سو گز کی دوڑ میں دوم
(۵) ایک سو دس گز ہرڈلز میں دوم
(۶) گولہ پھینکنے میں دوم
(۷) ہیمر تھرو میں تھرڈ

اگرچہ ۴ تا ۶ میں عزیز دوم رہے مگر ہر ایک صورت میں گذشتہ سال کے ریکارڈ سے آگے بڑھ گئے۔ اخبار ڈان کراچی کے سپورٹس رپورٹر نے جیولن تھرو کی بابت لکھا کہ "مختلف کالجوں کے نمائندوں کے درمیان جیولن تھرو اور ہیمر تھرو میں نہایت سخت مقابلہ ہوا۔ اول الذکر میں منور بخاری ڈی جے سائنس کالج نے ۱۳۹ فٹ ۱۰ انچ کے فاصلہ پر جیولن پھینک کر اول درجہ حاصل کر لیا اور یہ بھی یونیورسٹی کا نیا ریکارڈ قائم ہو گیا"

پندرہ سو گز اور ڈسکس تھرو کی بابت اخبار ڈان کے سپورٹس رپورٹر نے موٹے حروف میں لکھا کہ "ایک نہایت عمدہ اختتام میں ڈی جے کالج کے چیمپئن منور بخاری نے دوسروں کو کئی گز پیچھے چھوڑتے ہوئے سندھ یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑ دیا۔ بخاری نے ڈسکس تھرو میں بھی یونیورسٹی کا ۳۴ کا ریکارڈ توڑ ڈالا۔

یونیورسٹی چیمپئن نے ۲۳ نمبر حاصل کئے۔ اور عزیز منور بخاری نے ۲۲ نمبر حاصل کر کے رنر اپ کا انعام حاصل کیا۔

(میجر سید ممتاز احمد شاہ بخاری از راولپنڈی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سائنس اور ثقافت کے سلسلے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی قابل قدر خدمات کا اعتراف

عراقی اکیڈیمی نے آپ کو اپنا رکن منتخب کر لیا

کراچی ۱۸ فروری۔ عراقی سائنس اکاڈیمی نے اپنے ۱۵ فروری ۱۹۵۱ء کے اجلاس میں آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو اپنا ممبر منتخب کیا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو عراقی اکیڈیمی کے فیصلہ کی اطلاع دیتے ہوئے سیکرٹری نے ایک خط میں لکھا ہے ”میں اس موقعہ پر سائنس اور ثقافت کی خدمت کے سلسلے میں آپ کی قابل قدر کوششوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی اعانت کی بدولت یہ اکیڈیمی دوست ممالک میں یکجہتی پیدا کرنے اور ان ملکوں کے باشندوں کی ثقافت اور رجحانات میں ربط پیدا کرنے اور بالآخر ہمیں تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے راستے پر ڈالنے کا ایک ذریعہ بن جائے گی۔“

رائے شماری میں ہندوستان رخنے ڈال رہا ہے

لنڈن ۱۸ فروری۔ ایک مشہور اخبار کشمیر کے متعلق ادارتی نوٹ میں لکھتا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں ہندوستانی برصغیر کے علاوہ اور کسی ملک کو دلچسپی نہیں ہے کہ کشمیر ہندوستان میں شامل ہو گا یا پاکستان میں۔ استصواب رائے کے بغیر کوئی سنجیدہ آدمی اعتماد کے ساتھ یہ کبھی نہیں کہہ سکتا کہ کشمیریوں کی اکثریت کیا چاہتی ہے۔ لیکن یہ ساری دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ ہندوستان جو اکثریت کی حمایت کا دعویدار ہے بین الاقوامی نگرانی میں رائے شماری کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔

نامہ نگار مذکور نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ اگرچہ اس ڈومینین اور ہندوستانی جمہوریہ کے درمیان جنگ کے متعلق غیر ذمہ دار گفتگو قابل افسوس ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ایسی گفتگو قابل افسوس ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ایسی گفتگو بہت کم ہوتی ہے لیکن اس امکان کی جانب سے دنیا کو اپنی آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں کہ اگر تعلقات یا صورت حال میں تبدیلی نہ ہوئی تو یہ سال ختم ہونے سے پہلے جنگ چھڑ جا سکتی ہے۔

نامہ نگار مذکور نے مزید کہا کہ ”خوش قسمتی سے تبدیلی کا کافی امکان موجود ہے کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان حالات جب بہت بگڑ چکے ہیں تو بالعموم پاکستان اور ہندوستان اکٹھے ہو کر اپنے اختلافات رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“

کشمیر کے متعلق نامہ نگار نے افسوس کے ساتھ لکھا ہے کہ حفاظتی کونسل کی کارروائیوں پر پاکستانیوں کو اب اعتماد باقی نہیں رہا ہے۔ لیکن ان کی یہ بداعتمادی فوراً ختم ہو جائے اگر کونسل اس جھگڑے کو چکانے کے عزم کا اظہار کرے۔ (دستار)

قومی محاذ سے جرمن کلیسا کا اختلاف

برلن ۱۸ فروری۔ جرمنی کے کلیساؤں نے اشتراکیوں کے قومی محاذ کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے جس کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ ایک سال کے اندر سارے جرمنی کو فتح کر لیں گے۔ برلن میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کلیسا کے لیڈروں نے بیانات شائع کئے ہیں۔ جن میں پادریوں اور دوسرے عیسائیوں کو اشتراکیوں کی منظم کی ہوئی پس پردہ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی مخالفت کی گئی ہے۔

برلن کے رومن کیتھولک بشپ اسقف کاونٹ وان پریسنگ نے روسی منطقہ کے پادریوں کو ایک گشتی مراسلہ روانہ کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اشتراکی انتخابی مہم میں شرکت ایک جماعتی آمریت کے اصول کی حمایت ہو گی جسے روسی منطقہ کی حکومت سارے جرمنی میں رائج کرنا چاہتی ہے۔

برلن کی پروٹسٹنٹ کونسل نے اس کا اعادہ کیا ہے کہ کلیسا نئی جرمن اشتراکی جمہوریت میں سیاست سے الگ رہنے کی حکمت عملی پر قائم رہیگا (دستار)

بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

کہ نہیں لوٹیگا۔ کیوں اسلئے کہ آنے والا گو نبی ہی ہو گا۔ مگر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا ہی پابند ہو گا۔ کوئی اپنی شریعت جاری نہیں کرے گا۔ بلکہ اسلامی شریعت کو ہی غالب کریگا۔ عیسائیوں کو دینا اسلام کی ہی دعوت دے گا۔ شریعت موسوی کی یا اپنی کسی نبی آوردہ شریعت کی دعوت نہیں دیگا۔ وہ احیائے اسلام اور تجدید دین عین قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کرے گا۔ وہ توحید باری تعالےٰ اور رسالت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اتمام دنیا میں نصب کریگا۔ اور وہ صرف نبی نہیں کہلائے گا۔ بلکہ امتی نبی کہلائے گا۔ (باقی)

غذائی راشن کی مقدار بڑھا دی گئی

لاہور ۱۸ فروری۔ حکومت پنجاب (پاکستان) نے صوبے کے تمام راشن بند علاقوں میں ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء سے غذائی راشن کا پیمانہ مندرجہ ذیل نسبت سے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے:۔

بارہ سال سے زائد عمر والوں کے لئے	۸ چھٹانک کی بجائے ۱۲ چھٹانک فی کس یومیہ
بارہ سال سے کم عمر والوں کے لئے	۴ چھٹانک کی بجائے ۶ چھٹانک " "
بڑی عمر والے مزدور پیشہ لوگوں کے لئے	۱۰ چھٹانک کی بجائے ایک سیر فی کس یومیہ

راشن بند علاقوں کے ادارہ جات حسب سابق اپنا گندم اور آٹا گندم کا راشن اپنی ضروریات کے مطابق بلا قید مقدار حاصل کر سکیں گے۔

لاہور میں پاکستانی نرسوں کی پہلی کانفرنس کا افتتاح

لاہور ۱۸ فروری۔ میو ہسپتال لاہور میں جمعہ کی صبح کو پاکستان ٹرینڈ نرسز ایسوسی ایشن کی پہلی کانفرنس مسز سلمی سمتھ کی صدارت میں شروع ہوئی۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں ابتداء سے نرسنگ کے پیشے کو نہایت معزز سمجھتی ہوں اور نرسز ایسوسی ایشن کا قیام موجودہ حالت میں نہایت ضروری تھا کیونکہ تقسیم کے بعد ہندو، سکھ اور بہت سی عیسائی نرسوں کے ”ہندوستان چلے جانے پر بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا تھا۔ تقسیم کے بعد ہمارے ڈاکٹروں اور نرسوں نے اپنی ہمت اور استعداد سے بڑھ کر کام کیا۔ اور یقیناً اپنی محنت کے لئے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے ٹرینڈ نرسز ایسوسی ایشن کے ممبروں کی تعداد اور تاریخ قیام کا ذکر کرتے ہوئے اسباب پر مسرت کا اظہار کیا۔ کہ قیام پاکستان پر غیر معمولی حالت میں مسلمان لڑکیوں نے اپنے گھروں سے نکل کر زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور ان حالات کا مقابلہ کیا اور اس طرح ان شاندار اسلامی روایات کو زندہ کر دیا۔ جب کہ مسلمان خواتین اپنے مردوں کے ہمراہ میدان جنگ میں جا کر زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں بیگم صاحبہ نے اس خاموش سماجی انقلاب کا جو خواتین کی دنیا میں برپا ہو رہا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب عورتیں ملک کو سیاسی اور اقتصادی تحریکوں میں پورا حصہ لے رہی ہیں۔

انہوں نے نرسنگ کے پیشہ کے بارے میں پیدا شدہ شبہات کو دور کرتے ہوئے کہا۔ دکھی انسانیت کے ساتھ ہمدردی کرنے سے زیادہ معزز اور موثر کوئی پیشہ نہیں ہو سکتا۔ اور نرسنگ کا پیشہ تو حب الوطنی کی ایک قابل تقلید مثال ہے چنانچہ انہوں نے مسلم خواتین سے اپیل کی۔ کہ سماجی زندگی کا معیار بلند کرنے کے لئے اپنے قومی فرض کے احساس کے ماتحت زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ پیشہ اختیار کریں۔ بیگم صاحبہ نے اس پیشہ کی وسعتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فوج کی توسیع کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں کا اضافہ بھی ضروری ہے۔ اور اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے مزید نرسوں کی ضرورت ہو گی۔ لہذا آپ نے نرسوں کی تربیت کے اداروں اور خصوصاً مرکزی نرسنگ کالج کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ آپ نے حکومت سے اپیل کی۔ ”مرد نرسوں“ کو سول ہسپتالوں میں بھی استعمال کیا جائے۔ نیز آپ نے نرسوں کی موجودہ تنخواہیں بڑھانے کی ضرورت واضح کی اور کہا کہ اس طرح اس پیشہ میں بھی کشش پیدا ہو سکے گی۔ آپ نے نرسوں کے ساتھ بدسلوکی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے سماج کو ان خواتین کی انتہائی عزت کرنی چاہیئے۔ جو دن رات اپنے آرام کو قربان کر کے بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کے لئے ایندھن

لندن ۱۸ فروری۔ سوویت حکومت نے شدید سردی سے پریشان حال فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کے لئے مزید ایک ہزار ٹن ایندھن کا عطیہ دیا ہے۔ اس سے پہلے سعودی عرب دو ہزار ٹن ایندھن دے چکا ہے (اسٹار)

عبد اللہ آفندی کو اخراج کا حکم

حیدر آباد (سندھ) ۱۸ فروری۔ سید عبد اللہ آفندی کو جو تین ہفتوں سے سندھ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت قید تھے۔ جمعرات کو حیدر آباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رہا کر دیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اب انہیں حکم ملا ہے کہ دس دنوں کے اندر وہ صوبہ سندھ سے باہر چلے جائیں۔